خواتین کا کنٹورنگ کروانا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر:19

تاریخ اجراء: 09ذوالحجۃالحرام1442ھ/20جولائی2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ خواتین کا کنٹورنگ (contouring) کروانا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کنٹورنگ(Contouring)جس میں خوبصورتی کے لیے چہرے کے خدوخال میں مختلف انداز سے تبدیلی کی جاتی ہے، مثلاًرُخسار کے ابھرے پَن کو بیٹھاہوا محسوس کروایاجاتاہے،یونہی موٹی ناک کو باریک ظاہر کیاجاتاہے،یہ سب میک اپ(Make Up)کے ذریعے کیاجاتاہے،یونہی بالوں میں بھی کنٹورنگ کی جاتی ہے جس میں بالوں کو مختلف کلر کے شیڈ دیئے جاتے ہیں۔

خواتین کا کنٹورنگ(contouring)کروانا،جائز ہے،البتہ چند باتوں کالحاظ رکھنا ضروری ہے:

(1) کنٹورنگ میں استعمال ہونے والا موادیعنی پاؤڈر وغیرہ ناپاک اشیاء سے تیار شدہ نہ ہواور اگر بالیقین معلوم ہوجائے کہ کنٹورنگ پاؤڈر یا کریم ناپاک اشیاء سے بنی ہوئی ہے یااس میں پاک اجزاء کے ساتھ ساتھ ناپاک اجزا بھی شامل ہیں، تو اس کااستعمال کرنا،جائز نہیں۔

(2)ایسامیک اپ(Make Up)نہ ہوکہ جو بدن پر چپک جانے کی وجہ سے جِلد تک پانی پہنچنے سے مانع(رکاوٹ) ہو،کیونکہ اس کے لگے ہونے کی صورت میں وُضواور غسل نہیں ہوگااور اگر بالفرض ایسامیک اپ ہو،تووضو وغسل میں اتارنا، ممکن ہواور وضو میں اور فرض غسل میں اتار بھی دیاجائے۔

(3)اور بالوں میں کنٹورنگ کروانے میں اس بات کالحاظ رکھا جائے کہ بالوں کو سیاہ یا سیاہ سے ملتا جلتا خضاب یا کلر نہ لگایا جائے، کہ بالوں کو سیاہ خضاب (Black Color) لگانا، ناجائز و گناہ ہے، الغرض کسی بھی خلافِ شرع طریقے سے کنٹورنگ نہ کی جائے، ورنہ جائز نہ ہو گی۔

ناپاک چیز کے بیرونی استعمال کا حکم بیان کرتے ہوئے سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”شراب حرام بھی ہے اور نجس بھی، اس کا خارج بدن پر بھی لگانا، جائز نہیں اور افیون حرام ہے نجس نہیں، خارج بدن پر اس کا استعمال جائز ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ198، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وضو میں چہرہ دھونا فرض ہونے کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! جب تم نماز کی طرف کھڑے ہونے لگو تو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھولو اور اگر تم بے غسل ہو، تو خوب پاک ہو جاؤ۔ (القرآن الکریم، پارہ6، سورۃ المائدۃ، آیت6)

مذکورہ بالا آیت کے تحت غَسل کا معنی بیان کرتے ہوئے امام ابو بکر احمد بن علی جصاص رازی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 370ھ/980ء) لکھتے ہیں: ”والغسل: اسم لامرار الماء علی الموضع ... وانما علیہ امرار الماء حتی یجری علی الموضع“ ترجمہ: اور غَسل، عضو (کی کھال (skin) تک پانی پہنچا دینے کا نام ہے، لہٰذا وضو کرنے والے پر پانی پہنچانا لازم ہے، حتی کہ وہ عضو پر بہہ جائے۔ (احکام القرآن للجصاص، جلد2، صفحہ470، مطبوعہ کراچی)

وضو میں عضو کے خشک رہ جانے کے متعلق حدیث پاک میں ہے: ”عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، قال: رجعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ إلی المدینۃ حتی إذا کنا بماء بالطریق تعجل قوم عند العصر، فتوضئوا وھم عجال فانتھینا إلیھم وأعقابھم تلوح لم یمسھا الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ویل للأعقاب من النار أسبغوا الوضوء“ ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف لوٹے حتی کہ جب ہم راستے میں پانی کی جگہ پہنچے، تو عصر کے وقت ایک قوم نے جلدی کی اور جلدی میں وضو کیا، ہم اُن کے پاس آئے، تو اُن کی ایڑیاں پانی نہ

لگنے کے سبب چمک رہی تھیں، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِن ایڑیوں کے لئے آگ کا ویل ہے، (لہٰذا) وضو پورا کرو۔ (صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب وجوب غسل الرجلین ۔۔، جلد1، صفحہ157، مطبوعہ لاھور)

مذکورہ بالا حدیث پاک کے تحت مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں: ''وَیل کے معنی افسوس بھی ہیں اور دوزخ کے ایک طبقے کا نام بھی ہے، یہاں دوسرے معنی مراد ہیں، یعنی اگر اعضائے وضو میں سے کوئی عضو ناخن برابر سوکھارہ گیا، تو وہ شخص ویل میں جانے کا مستحق ہے۔'' (مراۃ المناجیح، باب سنن الوضو، جلد01، صفحہ271، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وضو صحیح ہونے کی شرائط بیان کرتے ہوئے علامہ حسن بن عمار شُرُنبلالی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1069ھ/1658ء) لکھتے ہیں: ''وشرط صحته أي الوضوء: ثلاثة، الأول: عموم البشرة بالماء الطهور... وزوال ما يمنع وصول الماء إلى الجسد'' ترجمہ: اور وضو صحیح ہونے کی تین شرائط ہیں: پہلی یہ کہ جن اعضا کو وضو میں دھونا ضروری ہے ان کی جلد تک پاک پانی کا پہنچنا...اور (ایک شرط یہ ہے کہ) جو چیز جسم تک پانی پہنچنے سے مانع ہو، اُس کا نہ ہونا۔ (نور الایضاح، فصل فی احکام الوضو، صفحہ48، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بدن تک پانی پہنچنے سے مانع چیز کے لگے ہونے کی صورت میں وضو نہ ہونے کے متعلق امام کمال الدین ابنِ ہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 861ھ/1456ء) لکھتے ہیں: ''ولو لزق باصل ظفره طين يابس ونحوه او بقي قدر راس الابرة من موضع الغسل، لم يجز'' ترجمہ: اگر اس (یعنی وضو کرنے والے) کے ناخن کے اوپر خشک مٹّی یا اس کی مِثل کوئی اور چیز چپک گئی یا دھونے والی جگہ پر سُوئی کی نوک کے برابر جگہ باقی رہ گئی، تو جائز نہیں ہے، یعنی وُضو نہیں ہو گا۔ (فتح القدیر، کتاب الطھارۃ، جلد1، صفحہ12، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے: ''إن بقي من موضع الوضوء قدر رأس إبرة أو لزق بأصل ظفره طين يابس أو رطب لم يجز... والخضاب إذا تجسد ويبس يمنع تمام الوضوء والغسل'' ترجمہ: اگر وُضو والی کسی جگہ پر سُوئی کی نوک کے برابر کوئی چیز باقی ہو یا ناخن کے اوپر خشک یا تر مٹّی چپک جائے، تو جائز نہیں، یعنی وضو و غسل نہیں ہو گا...اور خضاب جب جِرم دار ہو اور خشک ہو جائے، تو وضو اور غسل کی تمامیّت سے مانع (یعنی مکمل ہونے میں رکاوٹ) ہے، یعنی اس کی وجہ سے وضو اور غسل مکمل نہیں ہو گا۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، الباب الاوّل فی الوضو، جلد1، صفحہ4، مطبوعہ کوئٹہ)

سیاہ خضاب لگانے کی ممانعت کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: ''عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يكون

قوم في آخر الزمان يخضبون بهذا السواد، كحواصل الحمام، لا يجدون رائحة الجنة" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو کبوتروں کے سینوں جیسا سیاہ خضاب لگائیں گے، وہ لوگ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھ سکیں گے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الترجّل، باب ماجاء فی خضاب السواد، جلد2، صفحہ226، مطبوعہ لاھور)

مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں: "اس حدیث سے صراحۃً معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب حرام ہے، خواہ سر میں لگائے یا داڑھی میں، مرد لگائے یا عورت۔" (مرأۃ المناجیح، جلد06، صفحہ166، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

بالوں کو سیاہ خضاب کرنا مُثلہ یعنی اللہ پاک کی تخلیق کو بدلنا ہے، جیسا کہ سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "(امام) طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من مثل بالشعر فلیس لہ عند اللہ خلاق (جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ پاک کے یہاں اس کا کچھ حصہ نہیں) والعیاذ باللہ رب العالمین، یہ حدیث خاص مسئلہ مُثلہ مو (بالوں کے بدلنے کے بارے) میں ہے، بالوں کا مثلہ یہی جو کلمات ائمہ سے مذکور ہوا کہ عورت سر کے بال منڈا لے یا مرد داڑھی، یا مرد خواہ عورت بھنویں (منڈائے) کما یفعلہ کفرۃ الھند فی الحداد (جیسے ہندوستان کے کفار سوگ مناتے ہوئے ایسا کرتے ہیں) یا سیاہ خضاب کرے کما فی المناوی والعزیزی والحفنی شروح الجامع الصغیر، یہ سب صورتیں مثلہ مو میں داخل ہیں اور سب حرام (ہیں)۔" (فتاویٰ رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد22، صفحہ664، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net